سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 09

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت کے عجائبات مع میلاد منانے کی برکات

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
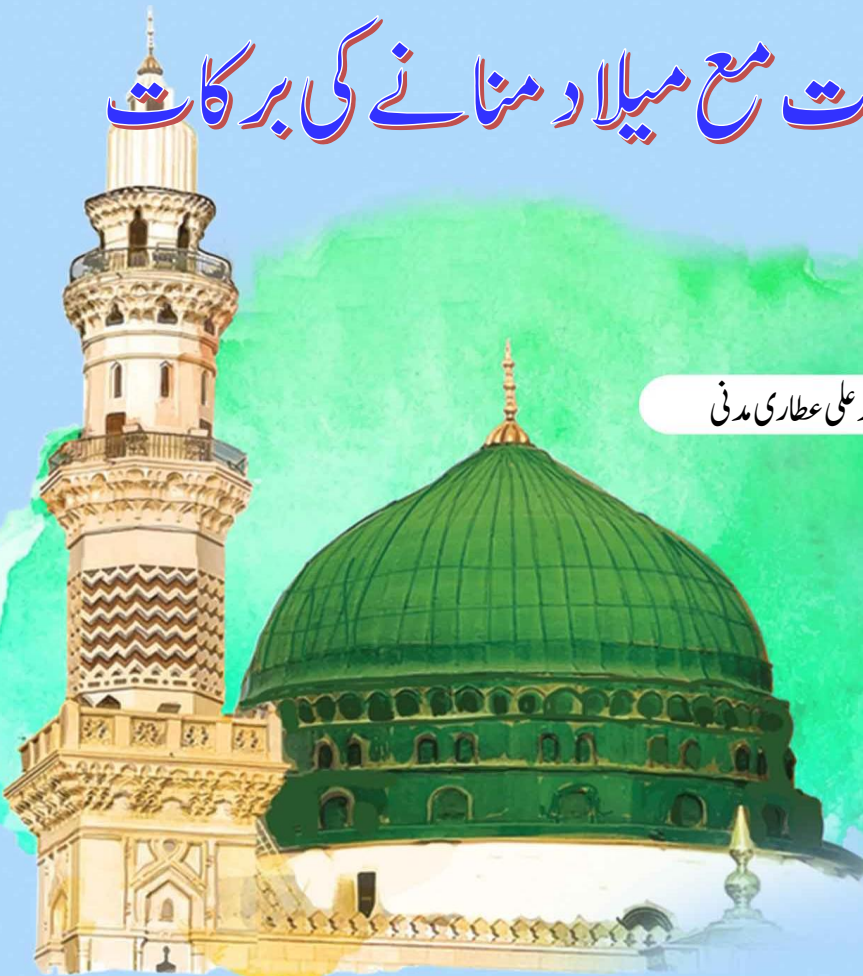
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا نواں عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : عجائباتِ ولادت مع میلاد منانے کی برکات

مرتب : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 28

اشاعت اوّل: ستمبر 2024ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے عجائبات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

ایک عجیب خواب

علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب میں اور مشہور سیرت نگار امام ابن ہشام نے اپنی سیرت نبویہ میں اور علامہ ابو القاسم سہیلی نے جو سیرت نبویہ کی شرح الروض الانف کے نام سے تحریر کی اس میں ذکر کیا ہے کہ یمن میں تبع خاندان کے حکمرانوں کے بعد ربیعہ بن نصر یمن کا فرمانروا مقرر ہوا۔ ربیعہ نے اپنے عہد میں فرمانروائی میں ایک خواب دیکھا جس نے اس کو پریشان اور خوفزدہ کر دیا۔ اس نے اپنی مملکت کے سارے جادو گروں، کاہنوں، ماہرین نجوم اور اہل قیافہ شناسوں کو اپنے دربار میں بلایا اور انہیں کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے سراسیمہ اور مضطرب کر دیا ہے۔ مجھے اس خواب کی تعبیر بتاو۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں اپنا خواب بتاو ہم پھر اس کی تعبیر بتائیں گے۔ لیکن اس نے کہا کہ نہیں مجھے اس طرح اطمینان نہیں ہو گا۔ پہلے تم سب یہ بتاو کہ میں نے کیا خواب دیکھا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر تم خواب بتائے بغیر اس کی تعبیر پوچھنا چاہتے ہو تو ہم

میں سے کوئی بھی ایسا موجود نہیں۔

لیکن جزیرہ عرب میں اس وقت دو شخصیتیں ہیں جو بن بتائے تمہارے خواب کی تعبیر بیان کر سکتے ہیں۔ وہ شق اور سطیح ہیں۔

شق بنی انمار کا ایک فرد ہے اور سطیح کا تعلق قبیلہ غسان سے ہے۔ پس اس نے دونوں کو اپنے دربار میں بلایا۔ سطیح شق سے پہلے پہنچا۔ ربیعہ نے اسے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے تم اس کی تعبیر بتاو اور ساتھ یہ بھی بتاو کہ میں نے کیا خواب دیکھا ہے۔۔ سطیح نے کہا کہ میں آپ کی دونوں فرمائشیں پوری کرنے کے لیے تیار ہوں۔ خواب کے بارے میں اس نے کہا۔

"اے بادشاہ تو نے بھڑکتے ہوئے شعلے اور انگارے دیکھے ہیں جو تاریکی میں سے نکلے اور سرزمین تہامہ میں آکر گرے اور وہاں ہر کھوپڑی والی چیز کو ہڑپ کر گئے۔"

بادشاہ نے کہا اے سطیح تم نے بالکل صحیح کہا اب اس کی تعبیر بتاو۔ اس نے کہا میں حلفیہ کہتا ہوں کہ تمہارے ملک میں اہل حبشہ اتریں گے اور ابین سے جرش تک قابض ہو جائیں گے۔ بادشاہ نے کہا اے سطیح تیرے باپ کی قسم یہ امر

ہمارے لیے بڑا المناک ہے یہ کب ہو گا؟ کیا میرے دور حکومت میں یا اس کے بعد۔ سطیح نے کہا۔ تیرے عہد کے ساٹھ ستر سال بعد۔ پھر ربیعہ پوچھا کیا ان کا ملک ہمیشہ رہے گا یا ختم ہو جائے گا۔ اس نے جواب دیا ستر پچھتر سال بعد ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد ان کو یمن سے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اس نے پوچھا کون ایسا کرے گا۔ سطیح نے کہا ذی یزن کی اولاد میں سے جو عدن سے خروج کریں گے اور حبشہ میں سے کسی فرد کو یمن میں باقی نہیں چھوڑیں گے۔ ربیعہ نے پوچھا کیا ان کی بادشاہی ہمیشہ رہے گی۔ سطیح نے کہا وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ سطیح نے کہا۔

"ایک نبی جو پاک نہاد ہو گا جس کی طرف خداوند بزرگ کی طرف سے وحی نازل ہو گی۔

وہ ان کی حکومت کو ختم کرے گا۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کس قبیلے سے ہو گا۔ سطیح نے کہا کہ وہ غالب بن فہر بن مالک کی اولاد میں سے ہو گا اور اس س کی قوم کی حکومت زمانے کے اختتام تک باقی رہے گی۔ بادشاہ نے پھر پوچھا زمانے کی انتہا بھی ہے۔ سطیح نے کہا بے شک وہ دن جب اولین اور آخرین کو جمع کیا جائے گا نیکوکار اس میں سعادت مند ہوں گے اور بدکار مصیبت میں ہوں گے۔

اس کے بعد شق آیا بادشاہ نے اس سے بھی سوال جواب کیے اور دونوں کے جوابات میں یکسانیت پائی۔

علامہ ابو القاسم السہیلی لکھتے ہیں کہ سطیح نے لمبی عمر پائی۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا واقعہ اس کی زندگی میں ظہور پذیر ہوا۔

جس رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اس رات کسریٰ نوشیروان ایران نے دیکھا کہ اس کے قصر ابیض میں زلزلہ آیا ہے اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے ہیں۔ اور ایران کے آتش کدے کی آگ بجھ گئی۔ حالانکہ ایک ہزار سال سے وہ روشن تھی اور ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں بجھی تھی۔ جب صبح ہوئی کسری بیدار ہوا تو اس خوفناک خواب نے اس کا صبر وسکون چھین لیا اس کے باوجود اس نے شاہی دربار لگایا اور حسب سابق اپنا تاج سجا کر اورنگ شاہی پر جلوس ہوا۔ اس نے اہل دربار کو اپنا خواب سنایا۔ ابھی وہ بتا کر فارغ ہی ہوا تھا۔ کہ اس کے پاس ایک خط پہنچا کہ اس کے آتش کدوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ حالانکہ جب سے اہل ایران نے آتش پرستی شروع کی تھی اس وقت سے آج تک آگ کبھی بھی نہ بجھی تھی۔ یہ سن کر اس کے غم واندوہ کی کوئی حد نہ رہی۔ اسی اثنا میں

موبذان (مملکت ایران کا قاضی القضاہ یا مفتی اعظم جسے آج کل چیف جسٹس کہتے ہیں۔) نے کہا اللہ تعالیٰ بادشاہ کو سلامت رکھے میں نے بھی آج ایک ڈروانا خواب دیکھا ہے کہ آگے آگے سرکش اونٹ ہیں اور ان کے پیچھے عربی گھوڑے ہیں۔ جنہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کیا اور ہمارے ملک میں پھیل گئے کسری نے پوچھا اے موبذان! ان خوابوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ اس نے کہا یوں لگتا ہے کہ جزیرہ عرب میں کوئی حادثہ رونما ہوا ہے۔ چنانچہ کسری کی طرف سے ایک خط نعمان بن منذر کو لکھا گیا جس میں ہدایت تھی کی گئی تھی کہ شاہی دربار میں کسی ایسے عالم اور حاذق آدمی کو بھیجے جو اس کے سوالوں کا جواب دے سکے۔ نعمان بن عبد المسیح بن عمرو بن حیان الغسانی کو روانہ کیا گیا۔ جب عبد المسیح کسری کی خدمت میں حاضر ہوا تو کسری نے پوچھا کہ جس امر کے بارے میں، میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا اس کے بارے میں تمہیں معلوم ہے۔ عبد المسیح نے کہا یا تو آپ مجھے بتائیں یا جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے پوچھیں اگر میرے پاس آپ کے استفسار کا خواب ہوا تو میں بتاوں گا ورنہ ایسے آدمی کی طرف آپ کی راہنمائی کر دوں گا جو آپ کے سوالوں کے جواب دے سکے۔ بادشاہ نے اپنا اور موبذان کا خواب اسے سنایا۔ اس نے کہا کہ شام کی سرحد کے قریب میرا ایک ماموں رہتا ہے جس کا نام سطیح ہے وہ

اس سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ کسریٰ نے اس سے کہا کہ اس کے پاس جاو اور اس سے جواب لے کر آو۔

جب عبد المسیح سطیح کے پاس پہنچا تو وہ بستر مرگ پر اپنے وقت مقررہ کا انتظار کر رہا تھا۔ عبد المسیح نے اسے سلام کیا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اس نے اشعار میں اپنے آنے کی غرض وغایت بیان کی اس وقت سطیح نے سر اٹھایا۔

"عبد المسیح کہتا ہے کہ جب وہ تیز رفتار اونٹ پر سوار ہو کر سطیح کے پاس آیا جبکہ وہ جاں بلب تھا اور قبر کے کنارے پر پہنچ چکا تھا اس وقت سطیح نے اسے کہا کہ تجھے بنو ساسان کے بادشاہ نے بھیجا ہے تا کہ تو قصر شاہی کے زلزلے، آگ کے یکلخت بجھ جانے اور موبذان کے خواب کے بارے میں مجھ سے دریافت کر سکے۔ موبذان نے جو خواب میں تندو تیز اونٹوں کو دیکھا جو عربی النسل گھوڑوں کا تعاقب کر رہے تھے وہ عربی گھوڑے دجلہ کو عبور کر کے ملک کے مختلف اطراف میں پھیل گئے تھے۔"

ان مسجع اور مقفیٰ چھوٹے چھوٹے فقروں میں سطیح نے کسریٰ اور اس کے قاضی القضاہ کے خوابوں کا ذکر کر دیا۔۔ اس کے بعد اسی طرز کی عبارت سے وہ خوابوں کی تعبیر بیان کرتا ہے۔

"اے عبدالمسیح جب تلاوت کثرت سے کی جائے گی اور عصا والا ظاہر ہو گا اور سماوہ کی وادی بہنے لگے گی اور ساوہ کا بحیرہ خشک ہو جائے گا فارس کی آگ بجھ جائے گی تو یہ شام سطیح کی نہیں رہے گا اور محل کے گرنے والے کنگروں کی تعداد کے مطابق ان کے بادشاہ اور ملکات تخت نشیں ہوں گی۔ ہر آنے والی چیز آکر رہتی ہے۔"

اس کے بعد عبدالمسیح کسری کے پاس آیا اور اسے سطیح کی تعبیر سے آگاہ کیا۔ کسری نے کہا تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی ہمارے خاندان سے چودہ بادشاہ اور ہوں گے۔ اس کے بعد تو اس کا خوف وہراس دور ہو گیا اور کہنے لگا اس کے لیے مدت دراز درکار ہو گی اور ابھی ہماری حکومت طویل عرصہ تک برقرار رہے گی۔ فوری تخت سے محروم ہونے کا جو خوف اس پر مسلط تھا وہ وقتی طور پر ختم ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے انداز عجیب ہیں۔ ان چودہ میں سے دس کی حکومتیں چار سال کے اندر ختم ہو گئیں اور باقی چار کا عہد حکومت حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں اختتام پذیر ہوا۔ کیونکہ آخری بادشاہ یزدجرد آپ کے زمانہ میں مقتول ہوا اور تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال حکومت کرنے کے بعد ایرانیوں کی حکومت کا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا یہ ارشاد چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود آفتاب جہاں تاب کی طرح چمک رہاہے اور تاابد چمکتارہے گا۔

"جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی اور کسریٰ نہیں ہو گا۔ (تاریخ ابن کثیر)"

علامہ ابن کثیر نے اسیرت النبویہ میں بواسطہ حضرت ابن عباس یہ ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ سطیح مکہ مکرمہ میں آیا۔ اور قریش مکہ کے روسانے اس سے ملاقات کی۔ ان میں قصی کے دو فرزند عبد شمس اور عبد مناف بھی تھے۔ انہوں نے بطور امتحان اس سے مختلف سوالات پوچھے۔ اس نے ان کے صحیح جوابات دیئے۔ انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ آخر زمانہ میں کیاہو گا۔ اس نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے جو مجھے الہام کیاہے وہ لے لو۔ اے گروہ عرب! تم پیرانہ سالی میں ہو۔ تمہاری بصیرتیں اور اہل عجم کی بصیرتیں یکساں ہوگئی ہیں نہ تمہارے پاس علم ہے اور نہ سمجھ تمہاری اولادوں میں ارباب عقل و فہم پیدا ہوگئے جو طرح طرح کے علوم حاصل کریں گے بتوں کو توڑ دیں گے عجمیوں کو قتل کریں گے اور بھیڑ بکری کو تلاش کریں گے۔ اس نے مزید کہا ابد تک باقی رہنے والے کی قسم۔ اس شہر سے ایک ہدایت یافتہ نبی ظاہر ہو گا جو لوگوں کو حق کی طرف راہنمائی

کرے گا۔ یغوث اور فند نامی بتوں کا انکار کرے دے گا اور ان کی عبادت سے برات کا اظہار کرے گا اور اس رب کی عبادت کرے گا جو ایک ہے اس کے علاوہ اور بھی اس نے بہت سی باتیں بتائیں۔"

سطیح نے بڑی طویل عمر پائی کسی نے اس کی عمر سات سو سال کسی نے پانچ سو سال اور کسی نے تین سو سال بیان کی ہے۔(السرۃ النبویہ لابن کثیر جلد اول صفحہ 221)

عجائبات ولادت رسولِ محتشم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

شیخ شعیب حریفیش (وفات 810 ہجری) علیہ رحمہ اپنی کتاب الروض الفائق فی الموعظ والرقائق میں نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت سیّدَتُنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:" جب تک آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے شکم میں تشریف فرمارہے میں نے کبھی درد والم، بوجھ یا پیٹ میں مروڑ محسوس نہ کیا۔ حمل ٹھہرنے کے کامل نو(9) ماہ بعد آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی ولادت باسعادت ہو گئی۔

جب وقتِ ولادت قریب آیا تو عام عورتوں کی طرح مجھ پر بھی گھبراہٹ طاری ہو گئی۔ میرے خاندان والے میری اس کیفیّت سے واقف نہ تھے، میں گھر

میں تنہا تھی۔ حضرت عبد المطلب طوافِ خانۂ کعبہ زَادَھَا اللہ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً میں مشغول تھے۔ لہٰذا میں نے دستِ طلب اس ذات کے سامنے دراز کر دیا جس پر کوئی پوشیدہ چیز بھی مخفی نہیں۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میری غم گُسار بہن فرعون کی بیوی حضرت سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لے آئیں۔ پھر میں نے ایک نور دیکھا جس سے سارا مکان روشن ہو گیا۔ یہ حضرت سیِّدَتُنا مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ پھر میں نے چودھویں کے چاند جیسے چمکتے دمکتے چہرے دیکھے، یہ حوروں کا قافلہ تھا۔ جب دردِزِہ کی تکلیف زیادہ ہوئی تو میں نے ان خواتین سے ٹیک لگا لی۔ پھر عالمُ الغیب و الشہادہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر ولادت آسان فرما دی اور میرے بطن سے حبیبِ خدا (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) تشریف لے آئے اور عالَم یہ تھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اپنے ہاتھوں پر سہارا دیئے ہوئے ٹکٹکی باندھے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ حضرت سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر شفقت کرنے لگیں، حضرت سیِّدَتُنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی جلدی جلدی حاضر ہو گئیں۔ حوروں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے قدمینِ شریفین کے بوسے لئے۔ حضرت سیِّدُنا جبرائیل علیہ السلام بھی کاشانۂ اقدس میں حاضر ہو گئے۔

حضرت سیِّدُنا میکائیل علیہ السلام نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیا، حضرت سیِّدُنا اسرافیل علیہ السلام بھی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔

پھر فرشتے آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو نگاہوں سے اوجھل لے گئے اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو ساری کائنات کی سیر کرانے لگے، تمام جنّتی نہروں کو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے غسل فرمانے سے فیض یاب کیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا اسمِ گرامی جنّتی درختوں کے پتّوں پر رقم کر دیا۔ پھر لمحہ بھر میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو واپس بھی لے آئے۔ اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو ساری کائنات پر فضیلت دی گئی۔

حضرت سیِّدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو سرمہ لگانا چاہا تو دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی چَشمانِ کرم میں اچھی طرح سرمہ لگا ہوا تھا۔ حضرت سیِّدَتُنا مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی ناف مبارک کاٹنا چاہی تو دیکھا کہ وہ پہلے سے کٹی ہوئی تھی اور اس سے اضافی حصہ زائل ہو چکا تھا۔

پھر حورِ عین (یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں) نے حبیبِ خدا عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو مختلف خوشبوئیں لگائیں۔ اس کے بعد تین فرشتے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے چہرۂ اقدس کی جانب جلدی جلدی بڑھے۔ ایک کے پاس سرخ سونے کا تھال، دوسرے کے پاس موتیوں سے بنا ہوا جگ اور تیسرے کے پاس سبز ریشمی رومال تھا۔ انہوں نے حبیبِ خدا عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے نورانی مکھڑے کو جگ کے پانی سے دھویا۔ پھر چوغے سے ختمِ نبوت و تصدیق کی مہر نکالی جو انتہائی روشن و چمک دار تھی اور اس مہربان نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی پشت مبارک پر لگادی۔ پس یوں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر سعادت وتوفیق کی تکمیل ہوئی

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدَتُنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم ہوا: "مقرَّب فرشتوں سے پہلے دُنیا میں سے کسی کو محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت کے لئے نہ بلائیں۔"

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی ولادت پر عرش خوشی سے جھوم اٹھا اور کرسی بھی خوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: "بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مشقت کا سامنا

ہوا ہے۔" اور فرشتے انتہائی خوشی و رعب سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جھوم جھوم کر چلنے لگیں اور انہوں نے بادلوں کو ظاہر کر دیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے "اَھْلًا وَّسَھْلًا مَّرْحَبًا" کی صدائیں آنے لگیں۔"

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق مترجم صفحہ 473 از مُصنِّف مُبَلِّغِ اِسْلَام اَلشَّیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وفات ۸۱۰ھ۔)

علماسیرت نے اپنی کتب سیرت میں ان محیر العقول واقعات کا تذکرہ کیا ہے جو اس مبارک رات میں وقوع پذیر ہوئے ان میں سے چند امور درج ذیل ہیں۔

اس رات کعبہ میں جو بت رکھے ہوئے تھے وہ سر کے بل سجدہ میں گر گئے کیونکہ آج کی رات بت شکن کی پیدائش کی رات تھی۔

حضور کی ولادت کے وقت ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس کی روشنی سے حضرت آمنہ کو شام کے محلات دکھائی دینے لگے۔

امام ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں ہشام بن عروہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان کے والد نے حضرت عائشہ صدیقہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک یہودی تجارت کی

غرض سے مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا جب شب میلاد آئی تو اس نے قریش کی ایک محفل میں آکر پوچھا اے گروہ قریش! کیا آج کی رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا بخدا! ہمیں علم نہیں ۔ اس نے ازراہ تعجب کہا اللہ اکبر۔ تم اپنے گھر والوں سے اس کے بارے میں ضرور دریافت کرنا اور میری اس بات کو بھی فراموش نہ کرنا کہ آج کی رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے۔

اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے کندھوں کے درمیان بالوں کا ایک گچھا اگا ہوا ہو گا۔ لوگ مجلس برخاست کر کے اپنے گھروں کو چلے گے ہر ایک نے اپنے گھر جاکر اپنے اہل خانہ سے پوچھا کہ کیا قریش کے کسی گھر میں آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ آج عبد اللہ بن عبد المطلب کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام انہوں نے محمد رکھا ہے وہ لوگ یہودی کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ ان کے قبیلہ میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس نے کہا میرے ساتھ چلو میں بھی اس بچہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اسے لے کر وہ لوگ حضرت آمنہ کے گھر آئے اور کہا کہ ہمیں اپنا بچہ دکھایئے آپ نے اپنے فرزند ارجمند کو ان کے سامنے پیش کیا۔ اس یہودی نے بچے کی پیٹھ سے کپڑا اٹھایا اور بالوں کا اگا ہوا ایک گچھ دیکھا اور دیکھتے ہی غش کھا کر گر پڑا۔ جب اسے ہوش آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا تیرا خانہ خراب

تجھے کیا ہو گیا تھا۔ اس نے بصد حسرت کہا کہ آج بنی اسرائیل کے گھرانہ سے نبوت رخصت ہو گئی۔ اے گروہ قریش! تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ یہ مولود تمہیں بڑی بلندیوں کی طرف لے جائے گا مشرق و مغرب میں تمہارے نام کی گونج سنائی دے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا میلاد منانے کی برکات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ

صَدیوں پہلے کائنات میں ایک ایسا بے مِثال پھول کِھلا کہ جس کی پاکیزہ خُوشبو نے زمانے میں پھیلی کُفر و شِرک اور ظُلم و زیادتی کی بَدبُو کو ایمان و اسلام اور اَمْن و سلامتی سے تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اس گُل کی خوشبو صَدیاں گزرنے سے کم نہیں بلکہ تیز سے تیز تَر ہوتی چلی جارہی ہے اور قِیامت تک ہوتی رہے گی، وہ بے مثال گُل سیّدہ آمِنہ کے پھول، والدِ سیّدۂ بَتُول یعنی ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عُلَما و صُلَحا اور مُحَدِّثین و مُفَسِّرین آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارَک ولادت کے وقت اور مہینے کی عظمت و رِفعت کا خطبہ مختلف انداز میں پڑھتے آئے ہیں جیسا کہ

تقریباً 750 سال پہلے کے امام حضرت علاّمہ زَکَرِیّا بن محمد بن محمود قزوِینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:682ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَتَحَ اللهُ فِيْهِ اَبْوَابَ الْخَيْرَاتِ وَاَبْوَابَ السَّعَادَاتِ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ بِوُجُوْدِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَالثَّانِي عَشَرَ مِنْهُ مَوْلِدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

یعنی (ربیع الاوّل) وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وجودِ مسعود کے صدقے سارے جہان والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی۔ (عجائب المخلوقات، ص68)

کیسی شان والی ہے وہ گھڑی جس میں رسولِ خدا، بے سہاروں کے آسرا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور اس ساعَت کو قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے دُعا کی قبولیت کا وقت بنا دیا جیسا کہ حضرت سیّدُنا شیخ عبدُالعزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس مبارک گھڑی میں حضور سیّدِعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں تشریف لائے وہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ اس ساعَت کی مقبولیت کا وَصف قیامت تک رہے گا۔ اُس گھڑی میں

رُوئے زمین کے غوث و قُطب اور دیگر اولیائے کِرام غارِ حِرا کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ جس کی دُعا اُن (اولیائے کِرام) کی دُعا کے موافِق ہو جائے اللہ پاک اُس کی دعا کو قبول فرماتا اور اس کی ضَرورت پوری کرتا ہے۔ حضرت شیخ عبدُالعزیز دَبّاغ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مُریدوں کو اس مبارَک وقت میں قیام کی ترغیب ارشاد فرمایا کرتے تھے۔(الابریز، 1 / 311 ملخصاً)

اسی لئے عاشقانِ رسول اس رات کو عِبادات و نوافل اور ذِکر و اَذکار میں گزارتے اور صبحِ صادِق کے وقت دُعا کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ مکان بڑی برکتوں کا خَزِینہ ہے کہ جہاں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا میں جلوہ گر ہوئے، اسی لئے عُلَما و مُحَدِّثِین یہاں حاضری دیتے اور بَرَکات پاتے ہیں جیسا کہ

تقریباً 826 سال پہلے

تقریباً 826 سال پہلے کے بُزرگ حضرت علّامہ ابوالحُسین محمد بن احمد جُبیر اُندُلُسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 614ھ) اس مکانِ اَقدس کا ذِکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ مقدّس جگہ جہاں ایک ایسی سعادت والی بابرکت گھڑی میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت ہوئی جنہیں اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رَحمت بنا دیا، اس بابرکت جگہ پر چاندی چڑھائی گئی (یہ جگہ یوں لگتی ہے) جیسے پانی

کا چھوٹا سا حَوض ہو جس کی سَطح چاندی کی ہو۔ اس مٹّی کی کیا بات ہے جسے اللہ پاک نے سب سے پاکیزہ جسم والے خیرُ الْاَنام صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جائے ولادت ہونے کا شرف بخشا۔ یہ مبارک مکان ربیعُ الاوّل میں پیر کے دن کھولا جاتا ہے کیونکہ ربیعُ الاوّل حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت کا مہینا اور پیر ولادت کا دن ہے، لوگ اس مکان میں برکتیں لینے کے لئے داخل ہوتے ہیں۔ مکّہ مکرّمہ میں یہ دن ہمیشہ سے "یومِ مَشْہود" ہے، یعنی اس دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔

ایک اور مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خاص وہ جگہ جہاں وِلادتِ مبارَک ہوئی تھی وہ تقریباً تین بالشت کا چھوٹے حوض جیسا چبوترہ ہے اور اس کے درمیان سبز رنگ کا دو تہائی بالشت برابر سنگِ مَرمَر کا ایک ٹکڑا ہے جس پر چاندی چڑھی ہوئی ہے اور اس چاندی سمیت اس کی لمبائی ایک بالشت ہے۔ ہم نے اس مقدّس جگہ سے اپنے چہرے مَس کئے جو زمین پر پیدا ہونے والی سب سے افضل ذات کی ولادت گاہ بنی اور سب سے اشرف اور پاکیزہ نسل والی ذات سے مَس ہوئی اور ہم نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت گاہ سے برکتیں لے کر نفع

حاصل کیا۔(تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار، ص87، 127 ملتقطاً)

مکان ولادت سے برکتیں پانے والے:

اس مبارک مکان سے بہت سے لوگوں نے برکت پائی، عاشقانِ رسول یہاں حاضر ہوتے، اس کا ادب واحترام کرتے، ذِکر و اَذکار کرتے، محفلِ میلاد شریف منعقد کرتے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے، خُوب صلوٰۃ و سلام پڑھتے اور اللہ کریم کی رحمتوں کا مشاہدہ بھی کرتے تھے، چنانچہ:

(1) چھ سو سال پہلے کے عظیم مُحَدِّث حضرت علّامہ ابنِ ناصرُالدّین دِمَشْقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:842ھ) فرماتے ہیں: جب میں نے 814ھ میں حج کیا تو اس مسجد میں حاضر ہوا اور جائے ولادت کی زیارت کی زُرْتُ هٰذَا الْمَكَانَ الشَّرِيْفَ بِحَمْدِ اللهِ تَعَالٰى وَالْمِنَّةِ وَتَبَرَّكْتُ بِهٖ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے اس مکان شریف کی زیارت کی ہے اور اس سے برکت حاصل کی ہے۔(جامع الآثار، 2/752)

(2) شیخُ الْمُحَدِّثین حضرت امام عبدُالرّحیم بن حسین عِراقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:806ھ) نقل فرماتے ہیں: خلیفہ ہارونُ الرّشید کی والدہ خَیْزُرَان نے

ولادتِ مصطفےٰ والا مکان خرید کر مسجد بنائی، اس سے پہلے جو لوگ اس میں رہتے تھے اُن کا بیان ہے: اللہ پاک کی قسم اس گھر میں ہمیں نہ کوئی مصیبت آئی نہ کسی چیز کی حاجت ہوئی، جب ہم یہاں سے چلے گئے تو ہم پر زمانہ تنگ ہو گیا۔ (المورد الھنی، ص248)

شارحِ بُخاری حضرت سیّدُنا امام احمد بن محمد قَسْطَلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 923ھ) فرماتے ہیں: ولادتِ باسعادت کے دنوں میں محفلِ میلاد کرنے کے فوائد میں سے تجرِبہ شدہ فائدہ ہے کہ اس سال امن و امان رہتا ہے۔ اللہ پاک اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنالیا۔ (مواھب اللدنیہ، 1/ 78)

(3) حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحَدِّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1176ھ) فرماتے ہیں: میں مکّہ معظّمہ میں میلاد شریف کے دن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جائے ولادت پر حاضر تھا، سب لوگ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سلام پڑھ رہے تھے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کے وقت جو خلافِ عادت چیزیں ظاہر ہوئیں اور بِعْثَت سے قبل جو واقعات رُونُما ہوئے تھے، ان کا ذِکرِ خیر کر رہے تھے تو میں نے ان اَنوار کو دیکھا جو یکبارگی اس

محفل میں ظاہر ہوئے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ انوار میں نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے یا روح کی آنکھوں سے دیکھے! اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہر حال جو بھی معاملہ ہوا جب میں نے ان انوار و تجلیات میں غور کیا تو پتا چلا کہ یہ اَنوار ان فرشتوں کی طرف سے ظاہر ہورہے ہیں جو اس طرح کی نورانی اور بابرکت مَحافِل میں شریک ہوتے ہیں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان فرشتوں سے ظاہر ہونے والے انوار، اللہ کی رحمت کے اَنوار سے مل رہے ہیں۔(فیوض الحرمین، ص26)

امام محمد بن جارُ اللہ ابنِ ظُہیر رحمۃ اللہ علیہ (وفات:986ھ) اپنی کتاب "اَلْجَامِعُ اللَّطِیف" کے صفحہ نمبر 285 پر لکھتے ہیں کہ ہر سال مکّہ شریف میں بارہ(12) ربیعُ الاوّل کی رات کو اہلِ مکّہ کا یہ معمول ہے کہ قاضیِ مکہ جو کہ شافعی ہیں، مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جَمِّ غَفِیر کے ساتھ مَوْلِد شریف (ولادت گاہ) کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ان لوگوں میں دیگر تینوں مذاہب فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہلِ شہر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔(الجامع اللطیف، ص285 ملخصًا)

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی 597 ھ) فرماتے ہیں،۔"مکہ مکرمہ ،

مدینہ طیبہ، یمن، مصر، شام اور تمام عالم اسلام کے لوگ مشرق سے مغرب تک ہمیشہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر محافل میلاد کا انعقاد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجر عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں"۔ (المیلاد النبوی ص 58)

امام ابن حجر مکی الشافعی (رحمہ اللہ)۔(م 852ھ) فرماتے ہیں۔ "محافل میلاد و اذکار اکثر خیر ہی پر مشتمل ہوتی ہیں کیونکہ ان میں صدقات ذکر الٰہی اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام پیش کیا جاتا ہے"۔ (فتاوی حدیثیہ ص 129)

امام جلال الدین سیوطی (رحمہ اللہ)۔(م 911ھ) فرماتے ہیں۔ "میرے نزدیک میلاد کے لیے اجتماع تلاوت قرآن، حیات طیبہ کے واقعات اور میلاد کے وقت ظاہر ہونے والی علامات کا تذکرہ ان بدعات حسنہ میں سے ہے۔ جن پر ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار ہوتا ہے"۔ (حسن المقصد فی عمل المولد فی الھاوی للفتاوی ج 1 ص 189)

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ (المتوفی 204ھ) آپ علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "میلاد شریف منانے والا صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گا" (النعمتہ الکبریٰ بحوالہ "برکات میلاد شریف" ص6)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ (المتوفی 606ھ) فرماتے ہیں کہ "جس شخص نے میلاد شریف کا انعقاد کیا۔ اگرچہ عدم گنجائش کے باعث صرف نمک یا گندم یا ایسی ہی کسی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا تو ایسا شخص برکت نبوی سے محتاج نہ ہو گا اور نہ ہی اس کا ہاتھ خالی رہے گا" (النعمتہ الکبری، بحوالہ برکات میلاد شریف ص5)

حافظ ابن کثیر (المتوفی 774ھ) فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی شب اہل ایمان کے لئے بڑی شرافت، عظمت، برکت اور سعادت کی شب ہے۔ یہ رات پاکی و نظافت رکھنے والی، انوار کو ظاہر کرنے والی، جلیل القدر رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں وہ محفوظ پوشیدہ جوہر ظاہر فرمایا جس کے انوار کبھی ختم ہونے والے نہیں" (مولد رسول ﷺ، صفحہ 262)

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
https://wa.me/923126392663

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ انٹر نیشنل

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہلِ سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہلِ قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشقِ رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

https://wa.me/923126392663

علم بھی پھیلائیں

روزگار بھی پائیں

فاضل علمائے کرام کے لیے مستقبل میں "دینی خدمات اور حلال روزگار" کے مواقع پیدا کرنے کے لیے انتہائی اہم 9 روزہ کورس

آنلائن انسٹیٹیوٹ / اکیڈمی کیسے بنائیں؟

کورس کے اہم نکات

- انسٹیٹیوٹ بنانے کے فوائد اور راہمیت
- دینی خدمت بھی، حلال روزگار بھی
- آنلائن کلاس کامیابی سے پڑھانے کے طریقے
- آنلائن کلاس پڑھانے کے سافٹ ویئرز کا استعمال
- انسٹیٹیوٹ چلانے کے 63 اہم تربیتی پہلو
- اسٹوڈنٹس کو مستقل وابستہ رکھنے کے طریقے
- قرآن، حدیث، فقہ اور سیرت کے کورسز کیسے کروائیں؟
- ایک ہی کورس سے کئی کئی کورسز کیسے بنائیں؟
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز اور ان کا مکمل نصاب اور مواد
- اور اس کے علاوہ بہت کچھ

داخلہ و کلاس کی تفصیل

- کلاس زوم ایپ پر ہو گی۔
- کلاس کی مکمل ریکارڈنگ بھی ملے گی۔
- اختتام پر سرٹیفکیٹ ملے گا۔
- کلاس ہفتے میں تین دن: جمعہ، ہفتہ، اتوار
- نئی اکیڈمی کے لیے 25 تیار شدہ کورسز کا مکمل نصاب ملے گا۔

دورانیہ

13 تا 29 ستمبر 2024ء

- یہ کورس طلبہ کرام کے مطالبہ پر آخری بار کروایا جا رہا ہے۔

داخلہ فیس مکمل رعایت کے ساتھ

پاکستان: صرف **500** روپے

ہندوستان: صرف **300** روپے

یو کے و دیگر: صرف **10** پاؤنڈ

داخلہ کے لیے "آن لائن اکیڈمی" لکھ کر واٹس ایپ کریں **+92312-6392663**

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل